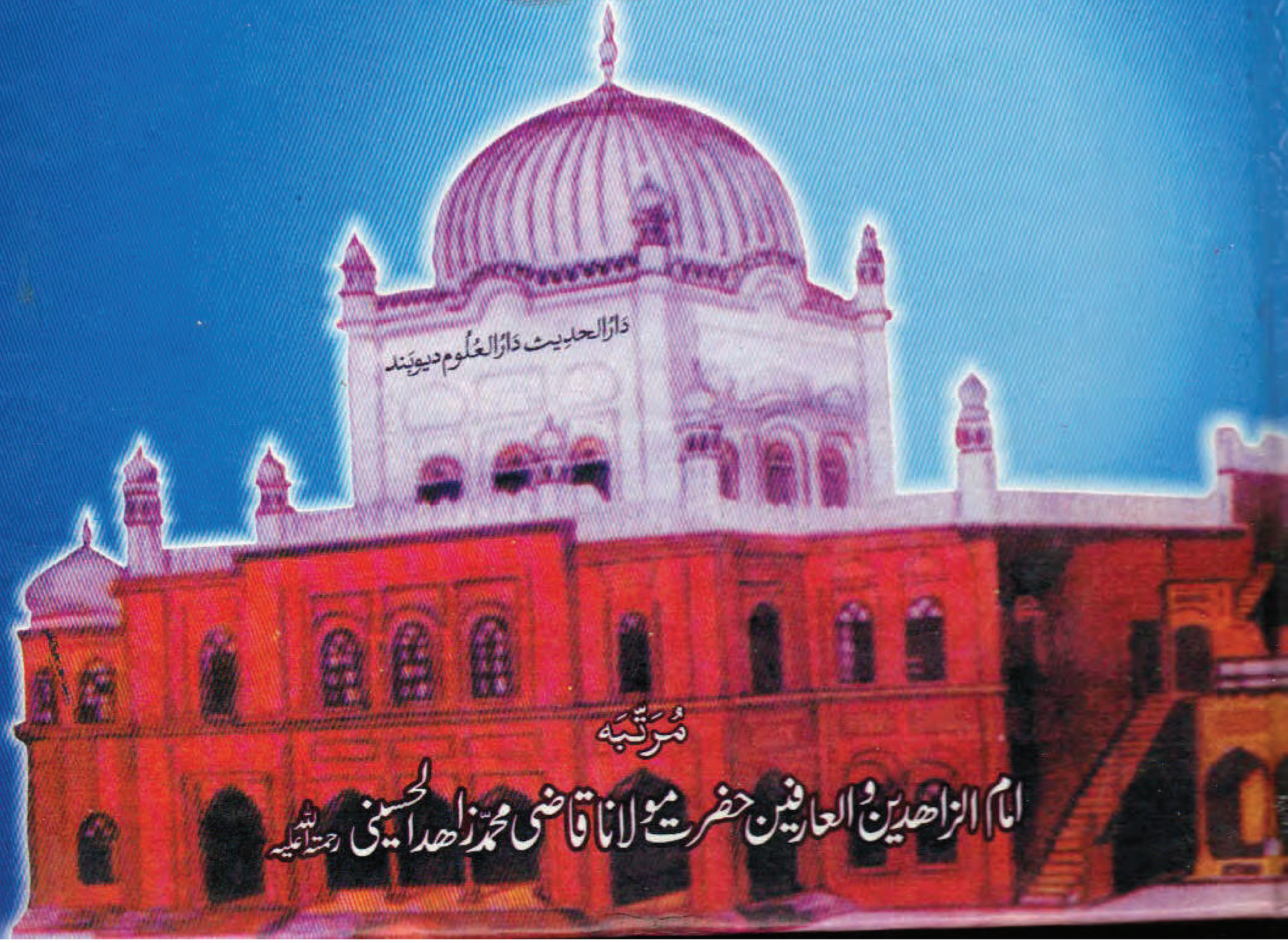
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

چراغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مُرتّبہ

امام الزاہدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

حالت ہوتی ہے کہ نشاط سی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا (کہ فن میں مہارت تیراکی کی طرح پیدا ہو جاتی ہے) پھر چوتھا مرتبہ کمالِ معرفت ہو گیا تو اوروں سے آگے جانے لگے (فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا) زیادہ مہارت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل جاتے ہیں (آگے پانچواں مرتبہ آتا ہے کہ) وہ فن جس میں آپ داخل ہوئے ہیں اُس کو اوروں کو سکھلانے لگے۔ (فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا)

تدریجًا کسی کمال کو حاصل کرنے کیلئے یہ چیزیں پیش آتی ہیں، بعض چیزوں میں نفس متنبہ ہوتا ہے اور بعض میں نہیں مگر یہ پانچوں مرتبے پیش آتے ہیں، جب انبیاء علیہم السلام بھی فطرتِ انسانیہ پر پیدا کیے گئے ہیں تو اُن کو بھی تدریجًا ترقی دی گئی ہے اور کمال تک پہنچائے گئے ہیں (اسکے بعد خواجہ باقی باللہ کی تربیت کا ایک واقعہ جس کا مفاد یہ ہے کہ جو ترقی تدریجًا نہ ہو وہ مضر ثابت ہوتی ہے، وغیرہ)۔

اِسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہلے عالمِ علوی سے رُوشناس کرایا گیا اور رُویائے صادقہ کی شکل میں یہ معاملہ ہُوا اور چھ مہینے تک ایسا رہا..... الخ

(۱۰) حضرتِ مدنیؒ اخلاقی اور معاشرتی درس بھی مناسب مواقع پر دیا کرتے تھے کیونکہ حضرتؒ کے پیشِ نظر طلبہ کی اخلاقی تربیت اور اُن کے واسطہ سے معاشرہ کی اِصلاح اہم ترین ضرورت تھی، مثلاً حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کے قصہ میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کا انتظام یُوں فرمایا کہ صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ "من کان عندہٗ شیٔ فلیجیٔ بہٖ۔ جس کے پاس کوئی چیز ہو تو اُسے لے آئے"، حضرتؒ نے پہلے تو بطور لطیفہ فرمایا کہ شوافع کی نماز کی طرح تھا کہ اجتماع ہے لیکن ہر ایک اپنی اپنی طور سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہے، ضمناً اس مسئلہ کی توجیہہ فرمانے کے بعد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے تکلفی کے ساتھ صحابہؓ کی لائی ہوئی چیزیں اکٹھی کیں اور اُس سے حَیس (کھجور، گھی، پنیر اور گرم آٹے وغیرہ سے ایک خاص قسم کا طعام جو لذیذ اور تمام عرب میں مقبول ہے) تیار کیا، یہی ولیمہ ہُوا ـــ اس کے برعکس یہاں بہار، یُوپی، سرحد وغیرہ تمام اطراف میں ولیمہ پر نہایت اسراف سے کام لیا جاتا ہے۔ مظفر نگر کے ایک صاحب نے ولیمہ کے لیے مکان گروی رکھا جسے بعد میں قرض ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے بیچ دیا، بہتر یہ ہے کہ زیادہ اسراف کرنے کی بجائے اس رقم سے اولاد کے لیے مکان یا کوئی اور چیز خریدو۔

(۱۱) سیاست کے میدان میں حضرتِ مدنیؒ کو ہمیشہ تمام عالمِ اسلام کی حُریت اور آزادی ملحوظِ خاطر رہتی تھی اسلئے وہ اپنے شاگردوں کو یہ تعلیم بھی دینا چاہتے تھے کہ وہ تمام عالمِ اسلام کے مفاد پر نظر رکھیں، کرمکِ کتابی نہ بنیں بلکہ عالمی مسائل کو سمجھ کر عالمِ اسلام کے استحکام کی راہ میں جدوجہد کے قابل بھی بنیں، ایک واقعہ اس ضمن میں پیشِ خدمت ہے:۔

ـــــ "تلامذہ کا معمول تھا کہ اگر اپنے کسی بیمار یا متوفّی کے حق میں دعا کرانی ہوتی تو ایک پُرزہ لکھ کر شرکاء درس کی وساطت سے حضرتؒ تک پہنچاتے تھے، حضرتؒ اختتامِ درس پر یہ پُرزے پڑھ کر اعلانًا دعا کرا دیتے تھے، ۱۹۳۵ء ۱۳۵۴ھ میں راقم الحروف شریکِ درس تھا" اس سال مشہور مصنف اور شیخ محمد عبدہٗ کے شاگرد رشید رضا صاحبِ "المنار" فوت ہوئے، میں نے یہ خبر پڑھی مصری اخباروں کی وساطت

سے رشید رضا کی تعریف میں بہت کچھ سنا تھا اس لیے میں نے ایک پُرزہ لکھ کر درخواست کی کہ عالمِ اسلام کے بطلِ کبیر رشید رضا فوت ہوئے ہیں اُن کے حق میں دُعا کی جائے۔ پُرزہ پڑھ کر حضرتؒ نے ایک لمبی تقریر فرمائی اور ہمیں سمجھا دیا کہ رشید رضا صاحب نے پہلی جنگِ عظیم میں عربوں کو ترکوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر کے عالمِ اسلام کو بڑا نقصان پہنچایا تھا۔ یہ حقیقت سمجھا دینے کے بعد فرمایا کہ بہرحال اب اُن کے حق میں دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی لغزشیں معاف فرما دے“ ـــــ برسوں بعد رشید رضا صاحب کی تفسیر ”المنار“ کا مطالعہ کیا تو دو باتیں بہت کھٹکتی رہیں، ایک تو یہ کہ وہ ابن القیمؒ کی طرح بیک وقت سلفی بھی ہے اور تجدد پسند بھی، اور سلفیت کے جوش میں نہایت تنگ نظر بن جاتا ہے اور دوسری یہ کہ اُسے اُمتِ اسلامیہ سے زیادہ اُمتِ عربیہ عزیز ہے۔ پھر مراکش کے رسالہ ”دعوۃ الحق“ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ و محرم ۱۳۹۲ھ کے شماروں میں امیر شکیب ارسلان مرحوم کا ایک خط نظر سے گذرا اور اس پر استاد سید افغانی[1] کی تعلیمات نظر سے گذریں، اس خط میں رشید رضا کا ذکر ہے اور اس پر تنقید ہے۔ اس سے پورا علم حاصل ہوا کہ اغیار کی سازشوں نے جنگِ عظیم سے پہلے اور اس کے دوران بڑا جال پھیلایا تھا جس میں مصر و شام کے عیسائی دانستہ اور دوسرے عرب ادیب دانستہ یا نادانستہ شریک تھے، یہ تمام لوگ اجنبی طاقتوں کے آلۂ کار تھے اور صیہونیت کے دشمنِ خاص سلطان عبدالحمید خان مرحوم کے خلاف بغاوت میں حصہ لے کر صیہونیت کیلئے راہ ہموار کر رہے تھے، رشید رضا بھی اس گروہ میں شامل تھے۔

(۱۲) حضرتؒ کے درس میں سالہا سال یہ معمول رہا کہ شعبان کی آخری تاریخوں میں یا بعض اوقات رمضان کی ابتدائی تاریخوں میں رات کے بارہ بجے کے قریب قریب ریل کے وقت سے کچھ پہلے صحیح بخاری اختتام پر پہنچتی پھر حضرتؒ مکان پر پہنچتے اور تانگہ میں سوار ہو کر ریل پر پہنچتے تا کہ رمضان شریف سلہٹ میں گذاریں۔ ختم کی رات جب حضرتؒ رات کے سناٹے میں علماء کے مجمع میں صحیح بخاری کی تلاوت بلند آواز میں فرماتے تو نہایت پُر لطف سماں بندھ جاتا تھا اور پھر جب ختم کے وقت حضرتؒ اپنے پُر ترنم لہجے میں صحیح بخاری کی آخری حدیث (دوبہ قال) حدثنا احمد بن اشکاب قال حدثنا محمد بن فضیل عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ وعنہم) قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن ط سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم ط پڑھ کر کتاب ختم کرتے تو مجمع پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی جس میں خشوع اور انابت و توجہ کے آثار نمایاں نظر آتے تھے اور اس کے بعد تاثیر میں ڈوبی ہوئی دُعا ہوتی تھی۔ اللّٰہم نور مرقدہٗ۔ آمین

---

[1] سلطان عبدالحمید نے اپنی ڈائری میں ۱۷/۳ ۱۸ میں تحریر فرمایا کہ ”اسی زمانہ میں میرے سامنے ایک منصوبہ تیار کردہ جمال الدین افغانی اور ایک انگریز کا تھا کہ ترکوں سے خلافت کی قبا لے لی جائے اور مکہ کے شریف حسین کو مسلمانوں کا خلیفہ بنانے کا اعلان کر دیا جائے“۔ جمال الدین افغانی بہت خطرناک آدمی تھا، مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ (اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۰۶)